

35۔ جزیریوں کی روح

ابن صفی

رانا کلیس کی نشان دہیوں صرف اس اعتبار سے پر سکون تھی کہ کئی دنوں سے اوپر عمر ان کاگز رہیں ہو تھا۔ رہہ لو اور لڑی یہیں مقیم تھے۔ ان کی شادی ہو چکی تھی اور جوزف دن رات ان کے تعلقات پر تنقید کرتا رہتا تھا۔ اس کے سامنے اپنے دل ہلا دینے والے خواب دہرائے۔ وہ بھی اس انداز میں جیسے وہ شادی ان دنوں کے لیے کسی بہت بڑی بد قسمتی کی دعوت دینے والی ہو۔ رہہ لو تو بے بس کربال دیتا لیکن لڑی نے کھڑی ہو جاتی تھی۔

آج بھی وہ جوزف سے لڑتے ہوئے اپنی خواب گاہ میں گئی تھی۔ یہ وہی تھا کہ وہ رہہ لو کی جرابوں میں رہہ لو کر رہی تھی اس وقت اسے وہ نہیں چھینکیں آگئیں۔ جوزف بھی قریب ہی موجود تھا اس نے سنی بھانے کے سے انداز میں اپنے ہونٹ سکوڑے تھے اور پھر بولا تھا "تم جا ہی لاؤ گی اپنے شوہر پر"۔

"کیوں؟" لڑی نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"رہہ لو کی تمہاری ناک میں اپنی دم ہلاتا ہے مگر تم حورقوں میں اتنی تاب کہاں کہ اپنی چھینکیں روک سکو۔ خواہ شوہر کمرہ خور گدھ ہی کیوں نہ ہو چھینکیں"۔

"کیا تک رہے ہو؟"

"شوہر کا کوئی کام کرتے وقت چھینکیں روکا کرو۔"

"تم مجھ سے بے نیکی کرو اس کرتے ہو؟" لڑی جھلا گئی۔ "تمہیں شرم آتی چاہئے کہ کر بھین ہو کر ایسے لغو اعتقادات رکھتے ہو۔"

"اچھا تو دیکھ ہی لیا۔ ہو لی فار جو شوا بھی ان آسمانی بلاؤں سے ڈرتے تھے، جو سورج غروب ہوتے ہی اندھیروں کو پکارنے لگتی ہیں۔"

وہوں میں کافی دیر تک بھٹے ہوئی رہی تھی۔

پھر لڑی سونے کے لیے چلی گئی تھی۔

اب لڑی ہنسنے والے تھے لیکن جوزف بھی تک جاگ رہا تھا۔ رات میں وہ عموماً کم ہی سوتا تھا۔ وہ بچے تک تو بوتلوں سے شعل ہوتا رہتا۔ اس کے بعد بھی اگر واقعی نیند آتی تو سو کیا دلت پلنگ سے پیچ لگا بھی گوار نہیں کرتا تھا۔ آج کی شراب کا کوئی اثر بھی بے گنم نہ لگتا تھا اس لیے لب و ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا سوچ رہا تھا کہ آخر ایک بوتل کہاں گئی اسے شہ قمار کہ اس کی ایک بوتل کہیں عیب ہو گئی ہے لیکن وہ اس سلسلے میں ملازمین سے پوچھ کچھ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس سے بات نہ جانے کا دھڑکا ہمیشہ لگا رہتا تھا۔ جس پر مہران کی باز پرس سے یقینی طور پر وہ چار ہوا پڑتا۔۔۔ وہ بس اسی سے ڈرتا تھا اور اسی کمزوری کی بنا پر بعض اوقات معمولی خدمتگار بھی اس پر چڑھ دھڑکتے تھے۔

"لڑی! جب آٹری بوتل کا آخری قطر بھی فتم ہو گیا تو وہ باہر نکلا اس کا معمول تھا کہ جب تک جاگتا رہتا ایک آدھ بار نگل کر عمارت کے گرد چکر ضرور لگاتا تھا اور جب سونے کا ارادہ ہوتا تب تو باہر کا جائزہ لیے بغیر خوابگاہ کا رخ ہی نہیں کرتا تھا۔ اس وقت بھی مادے کے مطابق ہی باہر نکلا تھا۔

پورق کا لب روٹھن کرنے کے بعد وہ نیچے مڑا اور اس کی آنکھیں حیرت سے کھیل گئیں۔ کیا اونٹ کے کسی گوشے سے چوکیدار کے کھنکار نے کی آواز آئی۔۔۔۔ اور زمین پر لاشی کے بول بھٹے لگے۔ مگر جوزف نے اس کی طرف دھیان بھی نہیں دیا کیونکہ اسے جو چیز نظر آئی تھی وہ اس کی گمشدہ شراب کی بوتل تھی۔ وہ چند

"سروی ہے صاحب"۔ چوکیدار نے وائٹ کھلمائے اور بول کی طرف دیکھتا ہی رہا۔ جوزف کا نشر آتی ہی سی دیر میں اتنا تیز ہو گیا کہ اسے ایک کے چار چوکیدار نظر آنے لگے۔

اس کا دل اس وقت دم کے جذبے سے سرشار ہو رہا تھا اس نے سوچا تھا کہ چوکیدار کو وہ چار گھونٹ ضرور دے گا۔۔۔۔۔ لیکن یہ چار۔۔۔۔۔ یہ چاروں تو پوری بول صاف کر جائیں گے۔۔۔۔۔ وہ اٹھ کر نہیں گھٹنے لگا۔

لیکن دشواری یہ پیش آئی کہ ابھی وہ چاروں تیزی سے ایک دوسرے میں مدغم ہو جاتے اور کبھی پھر چار نظر آنے لگتے۔ دقتا اس نے جھنجھٹا کر کہا۔

"اے۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ سب۔۔۔۔۔ الگ۔۔۔۔۔ الگ رہو۔"

"کون صاحب؟"۔ چوکیدار بوکھلا کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔

www.ardobooks.com

"تم سب۔"

"یہاں تو میرے ملاوہ اور کوئی نہیں ہے"۔ چوکیدار نے سہم کر کہا۔

جوزف کو اس کے اس بھونے پر بڑا غصہ آیا وہ اس نے بول کی تیسری پیر میں پکھڑی اور مٹھی بھیج کر اٹھا۔ اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ اس بد تمیز چوکیدار کو ضرور پٹے گا۔ جو اتنی احماتی سے اس کی بات کی تردید کر رہا ہے۔ چوکیدار اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اسے جوزف کی مسکراہٹ بھی خوفناک معلوم ہوا کرتی تھی چہ جائیکہ وہ اس پر مکانات دوڑے۔

جوزف لڑکھڑایا اور دھیر ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں ستارے سے آقا رہے تھے اور بجلی کی روشنی کے باوجود بھی اندھیرا گہرا ہوتا چار ہاتھا۔ اس نے برف کی طرح ٹھنڈے فرش سے اپنی پیشانی چپکا دی اور پھر نہ اٹھ سکا۔ چوکیدار کو جب اچھی طرح اطمینان ہو گیا کہ جوزف بوش میں نہیں ہے تو اس نے بول اٹھا کر شراب کی مقدار کا اندازہ کیا اور سوچنے لگا اگر وہ وہیں لیے گھونٹ لے کر پیگی ہوئی شراب میں اتنا ہی پانی ملا۔۔۔۔۔ سے تو جوزف کے فرشتے بھی اس چوری کا پتہ نہیں لگا سکیں گے۔

چوکیدار نے پہلے بھی اسے اس حال میں نہیں دیکھا تھا۔ اس نے سوچا ممکن ہے آج وہ درجنوں بوتلیں چڑھا

"اوہ۔۔۔ لڑی۔۔۔ تم۔۔۔ کہاں تھیں۔۔۔ وہی طرح باپ رہا تھا۔

"تم۔۔۔ تم۔۔۔ اوہ خدا کا شکر ہے۔۔۔ تم چنے کیوں تھے؟ میں نوکروں کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔ جوزف غائب ہے۔۔۔ کیا ہوا تھا؟"

"خبرہ۔۔۔ تاناہوں۔۔۔" وہ دیوار سے لگ کر شاید اپنی سانسوں پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"لڑی اسے اس طرح دیکھ رہی تھی۔۔۔ جیسے اس کے جسم پر چوٹ کے نشانات تلاش کر رہی ہو۔

"بولو۔۔۔ ما۔۔۔ ڈیئر۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" اس نے بھرتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہونا۔۔۔۔۔" رائیڈو نے آواز کو صاف کیا۔

"کیا۔۔۔۔۔" "لڑی خوفزدہ انداز میں اس کے بازو سے پٹے لگی۔

"ڈر نہیں۔ میں نے اسے مار ڈالا۔

"کیا کہہ رہے ہو؟" لڑی چیخ پڑی۔

"آہ۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی ٹوپ کا وہ میں لایا۔

"یہ دیکھو۔" پرو ایکٹیوز پروڈکشن

"اوہ۔۔۔۔۔" "لڑی بیساختہ ہنس پڑی۔ میں کبھی شاید تم نے ڈیڈی کو مار ڈالا۔" پھر وہ جھک کر اس مردہ

سانپ کو دیکھنے لگی جو فرش پر پڑا ہوا تھا۔

"اس رنگت کا سانپ میں نے آج تک نہیں دیکھا۔" اس نے کچھ دیر بعد سر اٹھا کر کہا۔

سانپ سرخ رنگ کا تھا اور اس کی لمبائی ڈیڑھ باشت سے زیادہ نہیں تھی۔

"مجھے حیرت ہے لڑی کہ تم اپنے باپ کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتیں۔ یہ بھی نہیں جانتیں کہ یہ موت کا ہرکارہ

ہونا کی علامت ہے؟"

"مگر میں نے ان کے پاس سانپ کبھی نہیں دیکھے تھے۔ یہ یہاں آیا کیسے؟"

"اس روشند ان کے علاوہ اور کبھی سے نہیں پھینکا جاسکتا۔" رائیڈو نے چھت کے قریب والے روشند ان کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "مجھ پر پھینکا گیا تھا۔ اگر میری آنکھ نہ کھل گئی ہوتی تو شاید پھر بھی بیداری

نہیں ہوتی۔"

"تم پر ہی گرا تھا؟"

"ہاں، لیکن میری موت نہیں آئی تھی۔ آنکھیں کھولنے سے پہلے ہی میں نے اسے جھٹک دیا تھا۔۔۔ اور لڑی۔۔۔ مگر جوزف؟۔۔۔ تم کہہ رہی تھی کہ جوزف کبیں غائب ہو گیا؟"

"صدر دروازہ کھلا ہوا ہے۔"

رہبر لوہے کی گھڑی کی طرف دیکھا اور مضطربانہ انداز میں بولا۔ "وہ۔۔۔۔۔ یہ تو اس کے جاگتے ہی رہنے کا وقت ہے۔۔۔۔۔ وہ کہاں گیا۔۔۔ تم یہیں خیر ہو، میں دیکھتا ہوں۔"

وہ تیزی سے باہر نکل گیا اور لڑی اس سانپ کو دیکھنے لگی۔ وہ اپنے باپ ہونا کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتی تھی مگر رہبر لوہے کا قانون تھا اسے اس کے بارے میں ایسی باتیں بتانا کہ اس کا دل دہل جاتا۔ وہ ہونا کو اتنا ہیسا تک اور پر اسرار آدمی نہیں سمجھتی تھی۔ رہبر لوہے اکثر کہتا کہ ہونا ان دونوں کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔ وہ بھی اس سے لیا وہ خائف تھا۔۔۔ مگر یہ سانپ؟ تو کیا ہونا بھی یہیں ہے؟ اسے اس پر یقین نہ تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ ہونا اتنا لمبا سڑے کر کے یہاں آنے کا ٹکڑا کھانا ہے ان گناہوں سے بھی کر سکتا تھا جو رہبر لوہے کے بیان کے مطابق ساری دنیا میں پہلے لوگوں کے تھیں ایسی صورت میں کہتے کیا ضرورت ہو سکتی ہے کہ وہ خود اسے ڈراؤ اسے کاموں کے لیے ادھر ادھر دھڑکا پھرے۔۔۔ نہیں ہونا بذاتے خود یہاں اس ملک میں نہیں ہو سکتا۔۔۔ وہ سوچتی رہی اور اس کا خونزدہ دل تیز رفتاری سے دھڑکتا رہا۔

اس نے قدموں کی آہٹ سنی اور چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔ آنے والا رہبر لوہی تھا۔

"وہ پورچ میں ہے ہوش پر ہے؟" اس نے کہا۔ "اور اس سے تمہارے سے قاصد پر چوکیدار۔۔۔۔۔"

میں لوگوں کو چکا آ یا ہوں۔۔۔۔۔ وہ انہیں اٹھا رہے ہیں۔۔۔۔۔ لڑی۔ اب ہم صحیح معنوں میں۔۔۔۔۔ خیر ہٹاؤ۔"

"نہیں کہو؟"

"ہم خطرے میں ہے لڑی۔ تمہارا باپ رحم کے جذبات سے بکسر خالی ہے وہ اپنی اولاد پر بھی رحم نہیں کر سکتا۔"

"میں موت سے نہیں ڈرتی۔۔۔۔۔ اگر وہ ظالم بے توبہ میں بھی اسی کی بیٹی ہوں۔ میری خودمیری اس کے آگے نہیں جھک سکتی۔"

کچھ دیر تک خاموشی رہی اور پھر یک یک لڑی اس کے سینے سے لگ کر سسکیاں لینے لگی۔

"راہی۔۔۔۔۔ راہی۔۔۔۔۔ اگر اس نے تمہیں ڈس لیا ہوتا تو کیا۔۔۔۔۔ ہوتا؟"

"اوہ۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔ وہ اس کا شان چپکاتا ہو ہوا۔" تم رو رہی ہو۔۔۔۔۔ میں بھی موت سے نہیں ڈرتا ہنی۔۔۔۔۔

میرا تو جی بھر گیا تھا یونا کے کندے بزل سے شریلوں کی طرح گھریلو زندگی بسر کرنے کے خواب دیکھ رہا

تھا۔ تم یہ کیوں بھول جاتی ہو کہ اگلی کی حکومت رہبر نو کو چالیس آدمیوں کے قتل کے جرم میں مایا خود کر پٹکی ہے۔

میرے سینے میں وہ دل ابھی مردہ نہیں ہوا۔۔۔۔۔ میں ایک بار پھر آگ اور خون سے کھیل سکتا ہوں۔۔۔۔۔

اوہ خیر۔۔۔۔۔ میں عمران کو اطلاع دے دوں۔"

وہ لڑی کو ایک آرام کرسی میں ڈال کر کمرے سے چلا گیا۔

لڑی اپنے آنسو تک کر رہی تھی۔ وہ لڑی کی دایاں تک وہ پھر اپنے خواب کو چھوڑ کر مٹا دینے لگی تھی۔

رہبر نو نے وہ گاہوں میں تھوڑی تھوڑی لٹری لٹری لٹری اور گاہوں کی طرف سے نکلتا ہوا ہوا۔ "آج کی

راست بھی بڑی سرد ہے۔"

"یہ عمران کیا کر لے گا؟" لڑی نے گاہ سے لیتے ہوئے کہا۔

"بظاہر۔۔۔۔۔" رہبر نو مسکرایا۔ "وہ ایک پرلے سرے کا گاڑی آدمی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ بعض

اوقات یہی دل چاہتا ہے کہ اس کے سامنے کان پکڑ لوں۔"

"میں ایسے آدمی کو پسند نہیں کرتی جو لٹھ بٹھہ بدلتے رہتے ہوں۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے اس کے ساتھ۔۔۔۔۔ ہاں کسی حد تک تم اس کی زبان کو ضرور الزام دے سکتی ہو۔"

"بچ پوچھو تو اس معاملے میں عجیب حال ہے۔ کبھی میں اسے پسند کرتی ہوں اور کبھی اس شدت سے نفرت

کرنے لگتی ہوں کہ شکل دیکھنے کو جی نہیں چاہتا۔"

"وہ ایسا ہی آدمی ہے۔" رہبر نو نے منہ کر کہا۔ "آج کل تو وہ ہر جہت کا تھوڑے پر ایتر گن لکے رکھتا

"بس اس کی یہی حماقتیں گراں گزرتی ہیں۔"

راہہ لٹو کچھ نہ بولا۔ وہ اس حادثے کے متعلق سوچ رہا تھا۔ جوزف کی بیہوشی اس کے لیے بالکل نئی چیز تھی۔ یہ تو سوچا ہی نہیں جاسکتا کہ شراب اس بیہوشی کی وجہ بنی ہوگی۔ کیونکہ وہ لٹو نوش تھا۔۔۔ پھر چونکیدار کی بے ہوشی۔ گو اس کے منہ سے شراب کی بو آ رہی تھی لیکن اس کے یا جوزف کے قریب راہہ لٹو کو نہ تو کوئی بول ہی ملی اور نہ لگا۔

وہ سوچتا رہا۔ اس درمیان میں ملازموں کی آوازیں بھی بھارت میں سنائی دینے لگی تھیں۔ وہ شاید جوزف اور چونکیدار کو اندر لائے تھے۔ راہہ لٹو اٹھا اور اس کے ساتھ لڑی بھی اٹھ گئی۔ وہ دونوں جوزف کے کمرے میں آئے۔ وہ اب بھی بیہوش تھا۔ "میرا خیال ہے کہ اسے کوئی خواب آ رہا ہے اور چیز دی گئی ہے۔" راہہ لٹو نے کہا۔ "پہ ضروری تھا کیونکہ یہ رات گئے تک جاگتا رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا بیدار رہنا ان کے ارادوں میں حارج ہوتا۔"

www.oneyurdu.com

"تو کیا وہ کئی رہے ہوں گے راہی؟" "خدا جانے۔" راہہ لٹو نے شانوں کی جنبش دلی ہو کر گہرے کمرے سے گزرتے کانٹے لگائے۔ وہ گہری سوچ میں معلوم ہوتا تھا۔ اس نے سگریٹ سٹکانی۔ دو تین گہرے کمرے کٹ لے پھر مضطربانہ انداز میں اٹھ کر ٹھیلے لگا۔

"تم کیا سوچ رہے ہو راہی؟" لڑی نے اسے لٹو کا۔

"اوہ دیکھو۔" وہ ٹھیلے ٹھیلے رک کر بولا۔ "یہ سانپ اسی لیے پھینکا گیا تھا کہ مجھے ڈس لے۔"

"اور کیا؟" لڑی کا اندازہ استفہامیہ تھا۔

"لیکن اس نے مجھے نہیں ڈسا۔"

"تم جلدی جاگ گئے تھے۔۔۔ ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے۔"

"ٹھیک ہے۔" راہہ لٹو نے سر ہلا کر کہا۔ "یہ خونخوار بوخاکی علامت ہے۔ ساری دنیا میں اس قسم کے سانپ بوخا کے علاوہ اور کسی کے پاس نہیں ہیں لیکن اس نے مجھے نہیں ڈسا۔ بوخا مجھے زندہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ ہر

ایک یہی کہے گا۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے ٹری کہ کیا یہی ایک طریقہ ہو سکتا تھا اس رہنما ان سے جو سانپ پھینک سکتا ہے کیا وہ فائر نہیں کر سکتا؟۔ یقین جانو اگر اس نے کسی بڑے وازر یا اہل علم سے فائر کیا ہوتا تو اس وقت اس بستر پر میری لاش ہی نظر آتی۔

"کیوں بے تکی باتیں کر رہے ہو۔ کیا تمہاری خواہش یہی تھی؟"۔ ٹری جھنجھلائی۔

"نہیں۔ مجھے اس پر حیرت ہے۔ ہونا کا نشانہ آج تک خطا نہیں ہوا۔ وہ ایسے کچے کام نہیں کرتا۔ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس کا مقصد محض دہشت زدہ کرنا تھا۔ کیونکہ یہ کوئی مقصد ہی نہ ہوا۔۔۔ پھر سانپ کیوں۔۔۔" "اوہ اس کی آنکھیں حیرت سے کھیل گئیں۔ "میرے خدا"۔ وہ آہستہ سے بڑبڑایا "یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ تو کیا؟"

پھر ٹری نے اسے حیرتی سے باہر جاتے دیکھا۔ ٹری بھی چھٹی دھڑکائی میں آیا تھا جہاں فون رہتا تھا۔ اس نے کسی کے نمبر ڈائل کئے اور "ہیلو ہیلو" کہتا رہا۔ کئی بار اس نکات کر کے نمبر ڈائل کئے لیکن شاید دوسری طرف سے جواب ہی نہیں مل رہا تھا۔ اس نے دہریہ دہریہ لڑکائی میں لے لی اور اپنی چیخاٹنی سہانے لگا۔

ہرو ایکٹیوز پروڈکشن

"کیا بات ہے۔۔۔ رائی؟"۔ مجھے بھی تو تانا؟۔

"عمران شاید وہاں سے تھل پڑا ہے۔"۔ رائی ٹو مضطربانہ انداز میں بولا۔ "اوہ اب میں کیا کروں؟"

"تم نے اسے پہلے بھی تو اطلاعات دی تھی؟"

"ہاں۔۔۔ اور غلطی کی تھی۔"

"کیوں؟"

"یہ جال اسی کے لیے بچھایا گیا ہے۔ میرے خدا اب وہ قتل کر دیا جائے گا۔"

"کیا کوہر ہے ہو تم۔۔۔۔۔ ہوش میں ہو یا نہیں؟"۔ ٹری نے اس کا شانہ پکڑ کر جھنجھوڑا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہ جال اسی کے لیے بچھایا گیا ہے۔۔۔۔۔ مجھے پر سانپ پھینکا جائے۔۔۔۔۔ میں اس کی

اطلاعات عمران کو کروں۔۔۔۔۔ اور عمران یہاں دوڑ آئے۔۔۔۔۔ آج تک کوئی بھی ہونا کو لگا کرنے کی

یہاں مار گئی۔ اتنے رونا میں مرقہ دکان پر تھیں میں تل چاہا۔

راہ دے کوئی جو کہ میں دیکھتا ہوں وہ سچ رہتا تھا کہ اس وقت پر وہ بھی یہاں ہی رہتا تھا۔ اسے کہا کہ یہاں رہنا تھا۔ "میں نے اس دن کوئی شے نہیں دیکھی تھی۔ وہ یہاں ہی تھا۔" اس نے کہا۔

"اس نے تم کو یہاں لایا۔" اس نے کہا۔ "چنانچہ اس میں جا کر تل فرقا کیا۔ اس نے اسے لایا۔" اس نے کہا۔

پچھلے دنوں میں وہ رہتا تھا۔ اس نے کہا۔ "یہ وہی ہے۔" اس نے کہا۔

"میں نے اسے لایا۔" اس نے کہا۔ "یہ وہی ہے۔" اس نے کہا۔

"میں نے اسے لایا۔" اس نے کہا۔ "یہ وہی ہے۔" اس نے کہا۔

"میں نے اسے لایا۔" اس نے کہا۔ "یہ وہی ہے۔" اس نے کہا۔

اس نے کہا۔ "یہ وہی ہے۔" اس نے کہا۔

"میں نے اسے لایا۔" اس نے کہا۔ "یہ وہی ہے۔" اس نے کہا۔

"میں نے اسے لایا۔" اس نے کہا۔ "یہ وہی ہے۔" اس نے کہا۔

اس نے کہا۔ "یہ وہی ہے۔" اس نے کہا۔

"میں نے اسے لایا۔" اس نے کہا۔ "یہ وہی ہے۔" اس نے کہا۔

اس نے کہا۔ "یہ وہی ہے۔" اس نے کہا۔

اس نے کہا۔ "یہ وہی ہے۔" اس نے کہا۔

اس نے کہا۔ "یہ وہی ہے۔" اس نے کہا۔

مفتی محمد رفیع -

وہ سب کچھ جوتے نے تخلیق کیا۔ چچا راتناما شہر میں، لی بی بی وہیں سے وہاں الہ آباد۔ یہاں
شہر وری تھا کہ وہ جہاں نے جہاں نے ملاقاتیں کی تھیں وہاں رہتا۔

”یہ تمام ہی حدیث کے مطابق سب سے پہلے پوری تھی۔ پھر ایک بار اسے روئے لگا۔“

- پھر سے رابطہ میں آئے ہیں۔

کے لئے جبرہ ویپر کی پیپ - لفٹیں ۔

۱۰. در نتیجه این روش، پست‌های زیری در یک پست قرار می‌گیرد.

سہارے سر کے ہا "اے ماہیہ" دورک سے پہلے میں ان کی لڑائی دیکھ رہا تھا۔
 "انہوں نے یہ کیا کیا۔"

سفر کے بعد میں اپنی حالت کے بارے میں لکھتا ہوں۔

بہارِ یکساں پہلے سے ہے، یہ سب سے ہے۔

"یہ بچہ چھوٹا ہے۔" "تم بڑے تو ہو گے۔" یہ بچہ بدستور ہو گیا۔

"سہیلیں ہیں۔۔۔۔۔ بیٹے جا مانوس۔۔۔۔۔ تیرا یہ ادنیٰ حقیقت میں ہے۔ یہ لکھیہ یہ رئیس رہتا
مرتے۔"

جہاں آیت اللہ تبارک و تعالیٰ حضور سید عالمؐ کے ساتھ بیٹھ کر رہے تھے۔

علاوہ اس کے کہ ان کے پاس بھی وہی روٹیں نہ تھیں۔ ان کے پاس صرف ایک ہی روٹ تھی۔

$$= \frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} \frac{1}{2} \frac{1}{2} \frac{1}{2} \right) = \frac{1}{16}$$

سبح ناموں اور سحر کی ہتھیوں میں رہا جس میں افسانہ ہے اور جو فہم نہیں پہنچتی ہے

"ایسا ہے" ناموں میں ہیں جس کو وہ سے دے دے کہ بتا ہے۔
 "اور یہ نام ہے"۔

"چہرے میں دیکھ"۔

"پہلے چہرے میں"۔ "میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں۔"

"میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں"۔ "میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں"۔

"اور میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں"۔ "میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں"۔

"اور میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں"۔ "میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں"۔

"میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں"۔

"میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں"۔ "میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں"۔

"میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں"۔ "میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں"۔

"میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں"۔ "میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں"۔

"میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں"۔ "میں نے کہا کہ وہ ستارے ہیں"۔

چار میوں کی گھنٹی تو دھل مانتی مانتی ہے۔ آج آپ نہیں و قید پڑی۔ شعل ہوں گے۔ ایک
 وید ہو گا۔ اور ہر نئی "رتھ" بن جائے گی۔"

"پلوٹھیپ ہے۔" عمر سارا رو۔ "بھیڑا بھی ہوئی۔" کاکڑ چوتھے آدھی تم ہو شے پڑھاں۔"
 "میں نہیں کھیتی کہ نہیں و اپنے چاروں آدھوں کو اس۔" جوت کے سر میں جھونک دے گا۔" دویا
 ہے۔"

"میں و کوئی مارے۔" مرن بھی ہے۔۔۔۔۔ "مرد اب کھوٹوں پڑا رہے تھے۔" سطر آئی۔"
 "میں و اس چوٹی ہے" و اس کا دل تہہ آتا ہے۔"

"تم سب کچھ کہہ رہے ہو۔" دے۔۔۔۔۔ "میں باہر کی۔" دویا ہے۔
 و۔۔۔۔۔ دے۔"

www.onsurda.com

www.onsurda.com

نویسنے سے نئے خوش آمدید ملی "مرنے جیسے لوہا۔

میں اس نیکو نے پڑھ کر ہوا۔ "میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"مجھے، "جواب دے۔" نویسنے نے یہ حد ہوا، "میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

"میں نے ان کے پرانی۔ وہ جیب سے جو گم کا چکٹ نکال کر پھاڑنے لگا۔

کے لیے مچھند نہ دے دی تھیں۔ مگر یہ پایا جائے کہ اس کھیت مومن کا ہے۔ کیا۔ پتا نہیں یہ لہ
کے چنے عورتوں کیوں، تھوڑے پھر تھے۔۔۔۔۔ اچھا۔ اب میں چاہے۔۔۔۔۔ گل بارہ بجے تک ساری
پیار کی سن رہی تھیں۔ ٹھیک آج کے دن، اٹھ بیٹ لڑائی خانہ۔

”تم لوہا کا کارِ مجسمہ“۔

$$= \frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} + \frac{1}{2} \right) = \frac{1}{2}$$
$$= \frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} + \frac{1}{2} \right) = \frac{1}{2}$$

"جہنم اٹھیں گے تو ہاتھ نہ پائیں گے، پہلے تو ہم کھانڈر سے لے جائیں گے۔"

$\frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} 1 & i \\ -1 & i \end{pmatrix}$

الماء في البحر

#####

"یہ کیا ہو رہی ہے؟"۔ جوہانے جس کے ماتر اپنا ماتر چیلہ اٹھاتے ہوئے عمر سے کہا۔

"تو میرے سچے دوست ہیں؟"۔ "یہ سب کچھ"۔ "نہی نہیں؟"۔ "نہی نہیں؟"۔

تو میرے سچے دوست ہیں؟ عمر سے جسوں جسوں یا تھا۔

"تو میرا نام کیا ہے بھئی؟"۔ عمر ان کے تہ سے پوچھا۔

"میرا نام؟"۔ "میرا نام؟"۔ "میرا نام؟"۔ "میرا نام؟"۔ "میرا نام؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

"یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔ "یہ کیا ہے؟"۔

[illegible]

— ۱۰۸ —

اللہ! ہمارے لئے تمہارا نام — تمہارا نام ہے جیسا ہے تمہارا۔

”انہی دھرموں میں سے ہے جو کہ ہم نے اپنی قوم پر لایا۔“

۱۱ "رستم اور یزید کی مہمات کے بارے میں یہ سچے سچے رپورٹرز کہہ رہے ہیں۔"

"نامی ہائیں سرے۔۔۔۔۔ جب پا رہا ہے۔"

"میں یہ بڑے ٹال چکا ہوں۔۔۔ اس شادی پر کاروبار ہی نہ ہو گا۔" غریب نے جھٹک کر کہا۔

ہمارے پتھان ناما میں یہ رشتہ اور یہ نام مندر فرمادے جانے میں جتنی حقارت سے بہت زیادہ ہنس مکھ ہوتا تھا وہ نیک یہ نیک اور بلند اک قسم کا آئین تھا۔ اس کوئی اور پرانے نام تھی۔ تھی

[illegible]

”خدا صبر میں قیامت تک تمہیں فرما رہا ہے کہ تمہاری جہالت میں چھائی ہوئی باتیں سامنے آ رہی ہیں۔ یہ سب باتیں تمہاری ہی جہالت کی وجہ سے سامنے آ رہی ہیں۔ یہ سب باتیں تمہاری ہی جہالت کی وجہ سے سامنے آ رہی ہیں۔ یہ سب باتیں تمہاری ہی جہالت کی وجہ سے سامنے آ رہی ہیں۔“

رہا ہے۔ اس لیے وہ بھی ہے پاکستانی اور اس لیے کہ تمہاری سزا پہنچتی ہے
 انعام یا سزا ہے۔ اس لیے کہ اس لیے کہ اس لیے کہ اس لیے کہ اس لیے کہ
 "وہ سزا ہے کہ اس لیے کہ اس لیے کہ اس لیے کہ اس لیے کہ اس لیے کہ"

”جانتے تھے یہ ہے“ ماں غالب میں اُٹھ کر۔ ”دعا“۔ ”تم میں نہ تھے ہم سے۔“

۱۱۔ "میں نے اپنے آپ کو بے رحم نہیں کیا۔"

”تو اس چھوٹے لڑکے کو دیکھنا چاہیے۔ اس کی عمر آٹھ سال ہے۔ اس نے اپنے والدین کی موت کے بعد یہ سب سیکھ لیا۔“

"میں پاپیوں" نے فریڈرک کو دیکھا۔

عمر اس پر شاید سوچے کہ "میں سے اہل علم و ادب کو روکا جائے گا، تاہم جس "میں" سے جسکی پاؤں پر ہے۔"

"بونا کتے قحط نے غلاف پکڑا لیا میں بیوہ اس کی اہلیہ تھی۔"

"یہ بیٹی کی ماں اس وقت میں ٹھیک تھا میں نے کہا کہ پوچھا وہ بہت شائستہ نظر آئے
تھا۔ یہ کہہ کر یہ تھا جیسے وہ بابت میں کہہ رہی تھی۔" اظہار میں رہا۔

"یہ"۔ "میں ہرگز نہیں رہے۔" "کیا۔" اس نے۔ "نہیں آگے سے ناقص سے لگتی رہی تھیں۔
میں ہوں پکڑ لیتی۔"

"میرا دیوں ہے۔" "میں ہرگز نہیں لگوں لگوں سے ہی ملے پھر رہی تھی۔"

"میں بابت میں تھا۔" "یہ کہہ کر سے ہوا تھا۔"

"میرے تھے یہ ہرگز تھا۔"

"نہیں پتا ہے کہ یہ کہہ رہی تھیں بہت لمبا وقت یہ لے رہی تھیں۔" "یہ کہہ کر سے یہ
ہوا۔"

"میں ہرگز تھا۔" "یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔" "یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔"

"میں کہہ رہی تھی۔" "یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔"

"میں میں تھا۔"

"یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔" "یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔"

"یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔" "یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔"

"یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔" "یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔"

"یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔"

"یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔" "یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔"

"یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔" "یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔"

"یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔" "یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔"

"یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔" "یہ کہہ کر سے یہ لے رہی تھیں۔"

وہ شخص کی مشینیں کس بیٹا اور بچہ صوفیہ ہاں اس میں بند لیتے۔ یہ سچے روئے مائیں بھی ہو سکتی ہیں۔ لیکن
 شکاری یہ بھی کہ ان میں سے کوئی بھی یہ وہ بار مل نہ آئے۔ سنا۔ یہ نگہ پتہ روئے صحت کے قمار سے اس
 لوگوں سے بہت مختلف تھا۔ بچے کا میاں اپنا اپنی ساری جانا میں یہ آدمی اس کے شوقوں کے بھی ان
 دہشت میں نہیں۔ وہ بچے کے ساتھ ہی یہ قدر اور لوگوں۔ اس کے ساتھ۔ ان شکاریوں کی رہائی کے لیے کسی گھمبہ
 پر وہ کی تعلیم دیاں تھی۔

اس کے لیے سچے کہ سے مشین کے پاس سے سبکی جانا چاہیے۔ وہ۔ یہ گھر میں رہے۔ اس میں رہا۔ وہ میر
 نہیں تھے۔

"چھانٹنے کے میں قیدیوں، لیکن" یہ وہ ان کے زمانہ میں سے حساب آیا۔

سے اس کا پس۔ وہ یہ اس کے شان و شوکت کے باطن میں۔ وہ۔ سے وہ دیکھ دیا کی کائنات کی
 محتاج۔

www.oneyurd.com

ہو سنا ہے کہ یہ جزیرہ۔۔۔ اہل کھلیے کی منہم کا اشارہ ہو۔

”حق پون کی ٹیپ ٹیپ کی اور کھلی کی ٹیپ ٹیپ۔“

پتہ نیکارہ ہو۔ ”سم سے آجیں نے۔“ مار۔ ہاؤس۔ ”نا چھوڑیں۔“

”تم کی ممانعت سے بے ماتحت ہیں۔“ ”میں نے۔“ ”میں نے۔“

”میں نے۔“ ”میں نے۔“ ”میں نے۔“

”میں نے۔“ ”میں نے۔“

”میں نے۔“ ”میں نے۔“

”میں نے۔“ ”میں نے۔“

”میں نے۔“ ”میں نے۔“

”میں نے۔“

”میں نے۔“

”میں نے۔“

”میں نے۔“

”میں نے۔“

”میں نے۔“

”میں نے۔“

”میں نے۔“

”میں نے۔“

”میں نے۔“

”میں نے۔“

”میں نے۔“

"وہ نہیں سب سب ہر نامیہ، دیکھے گا۔" زہرا نے یا۔ وہ ان حد تک تھے۔

"یکہ ایک پہاڑ نے کہا۔" "ناب۔ یہی ہو گا کہ ہم بچہ پیچھے آ جائیں۔" "لوں میں گھٹنا ہوتا ہو گا۔"

"اگر وہ میں باطل ہی میں ہوں گا۔" زہرا نے جواب دیا۔

"یوں"۔

"اگر ان کے پیچھے کے حدود میں رہا ہے۔"

"مراٹل میں تو تمہارے وہ بڑی حوالہ دہی۔" "میں نے یہ سوچنا ہے۔"

"ہاں میں پتہ۔ پتہ میں بڑی ہوں گا۔" "یہ"۔ "یہ"۔ "یہ"۔

"لوں میں پتہ۔ پتہ میں بڑی ہوں گا۔" "یہ"۔ "یہ"۔ "یہ"۔

"مراٹل میں پتہ۔ پتہ میں بڑی ہوں گا۔" "یہ"۔ "یہ"۔ "یہ"۔

"میں نے دونوں سوچ میں پتہ۔" "یہ"۔ "یہ"۔ "یہ"۔

"میں میں پتہ۔ پتہ میں بڑی ہوں گا۔" "یہ"۔ "یہ"۔ "یہ"۔

"میں نے پتہ۔ پتہ میں بڑی ہوں گا۔" "یہ"۔ "یہ"۔ "یہ"۔

"میں"۔

"یہ تم سب پاگل ہو گئے ہو۔" اس نے کہا۔ "یہ دیکھو کہ ہم کس کس کا" اس سے اوپر میں نے اس پر
خوف بھی جس کی بات میں آئے۔"

"میں تو یہاں بیٹھ رہی ہوں۔" یہ یانے کہا۔ "پتہ نہیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔"
وہ بچی بچی پریشان نظر آ رہی تھی۔

"میں بھی کسی بات رہا ہوں۔ نہیں، لیکن چائے۔" سدرہ نے۔

"پتا نہیں ہے کیا۔" تم نے اس میں کہیں کوئی بات نہیں کہی۔ یا میں جا رہا ہوں تم سے کہہ دو۔"

"وہ یہاں ہو رہی تھا۔" تم نے کہا۔ "وہ وہاں آ گیا۔"

"تم بہت تیرے ساتھ ہو۔" یہاں نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ "وہاں بھی ہے۔۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔۔" وہ کہتا تھا۔ "تم کہتی ہو۔۔۔۔۔" اس نے کہا۔

"میں بھی جا رہی ہوں۔" سدرہ نے کہا۔ "وہاں آ رہی ہے۔"

وہاں سے یہ کہتا تھا۔ "وہاں چائے" وہ یہی کہتا تھا کہ وہاں سے۔۔۔۔۔ میں نے یہ کئی بار کہا۔

وہ۔۔۔۔۔ یہ کہتا تھا کہ وہ یہ کہتا تھا کہ وہاں سے۔۔۔۔۔ میں نے یہ کئی بار کہا۔

"اس کا نام نہیں ہے۔" اس نے کہا۔

"یہاں تم نہیں آؤ۔" سدرہ نے کہا۔ "وہاں سے کہتا تھا کہ وہاں سے۔"

"یہاں"۔۔۔۔۔ وہ کہتا تھا۔

"انہوں نے کیا بات کی ہے؟" یہاں نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ "مجھے نہیں ہے۔" ہم کہیں

کے پاس میں یہ کہتا تھا۔۔۔۔۔ وہ یہ کہتا تھا کہ وہاں سے کہتا تھا کہ وہاں سے۔

تھا۔۔۔۔۔ میں نے کہا۔

وہاں سے کہتا تھا۔

سفرِ نشیب میں ترے کا۔ یہ کہتا تھا کہ وہاں سے کہتا تھا کہ وہاں سے۔

سفرِ رے ہاتھ میں رکھا۔

صفدرہ میں سے ملتا ہوا نہیں ملتا تھا اس وقت لانا دیا جائے گا جسے بھی ملے گا میں دیکھ رہی تھی۔

کچھ دیر بعد یوش دلی ریشہ آیا۔ اس دور میں صفدر نے ایک موم بتی روشن کر لی تھی۔ وہ بتیں اس سے یہ پتہ چلے گا کہ یہ بتیں کون سی ہیں۔

بتیں میں آئے۔ وہ بتیں تھیں۔ بتیں وہ بتیں تھیں۔ بتیں تھیں۔

"اس میں جھٹکی نہیں رہتا، تم سوچو، میں نے دیکھا۔ اس نے تمہیں بتی دے دی ہے۔"

"سوچو۔۔۔" صفدر نے یہ بتیں دیکھی۔ بتیں تھیں۔

"وہ بتیں۔۔۔ بتیں پر تھیں۔ بتیں تھیں۔"

"شاید تم یہ بتی دے گے۔ اس نے صفدر کے سوال کا جواب دیا۔ "وہ بتیں۔۔۔"

"وہ بتیں تھیں۔"

"تمہاری بتیں تھیں۔" صفدر نے کہا۔

"یہ بتیں تھیں۔" اس نے بتیں دیکھی۔

"بتیں تھیں۔"

"وہ بتیں تھیں۔" اس نے بتیں دیکھی۔

"بتیں تھیں۔" صفدر نے بتیں دیکھی۔

"بتیں تھیں۔" اس نے بتیں دیکھی۔

یہ بتیں تھیں۔ بتیں تھیں۔ بتیں تھیں۔

وہ بتیں تھیں۔ بتیں تھیں۔ بتیں تھیں۔

بتیں تھیں۔

"وہ بتیں تھیں۔" صفدر نے بتیں دیکھی۔

"بتیں تھیں۔" جواب دیا۔

پیک س نے قدموں کی آہ سی "ماروں جھانک رہا ہوں" نے بھی نیٹنگ کی تھی نہ جھانک رہا تھا۔

"وہیں گویا وہیں تھیں میں نہیں ماری کی روشنی ظریف آتی تھی۔" نے پاس میں نہ ٹھہرے۔
 اور یہ کچھ دیر بعد میں تھیں آئی نظر آئے۔ یہ "ایسا سفر" وہی معلوم آئی تھا۔ "جورف" نے بھی پائی
 مردہ سے مار میں چھوڑے تھے۔ "یہ تھی،" "یہ تھی معلوم ہو جیسے وہ وہیں میں آگئے ہوں۔"
 "سہو پہلے۔۔۔۔۔" نے کہا۔

اور پھر ایک پر سر رہا۔ "میں پہلے پہلے رہا۔" نے کہا۔ "اپنی تھی۔"۔۔۔۔۔ میں تھی کہ "مار" نے
 "وہ" نے یہ تھا۔ "یہ پہلے ہی آگئے تھے۔" نے کہا۔ "وہ بہت لمبی تھی۔" "وہ" سے "یہ" نے کہا۔
 "تھوڑا سا ہی تھی تھی وہ پہلے۔" نے کہا۔

وہ "وہ" نے کہا۔ "میں بھی تھیں۔" نے کہا۔ "وہ" نے کہا۔ "یہ" نے کہا۔

www.oneyard.com

وہ "وہ" نے کہا۔ "میں بھی تھیں۔" نے کہا۔ "وہ" نے کہا۔ "یہ" نے کہا۔

پھر وہ "وہ" نے کہا۔ "میں بھی تھیں۔" نے کہا۔ "وہ" نے کہا۔ "یہ" نے کہا۔
 "اپنی تھی۔" نے کہا۔ "یہ" نے کہا۔ "وہ" نے کہا۔ "یہ" نے کہا۔
 "وہ" نے کہا۔ "یہ" نے کہا۔ "وہ" نے کہا۔ "یہ" نے کہا۔

وہ ایک پتلی سی دراڑ میں "رہا تھا۔"

جوڑک اس طرح رہا تھا۔ "یہ" نے کہا۔ "وہ" نے کہا۔ "یہ" نے کہا۔

"وہ" نے کہا۔ "یہ" نے کہا۔ "وہ" نے کہا۔ "یہ" نے کہا۔

"وہ" نے کہا۔ "یہ" نے کہا۔ "وہ" نے کہا۔ "یہ" نے کہا۔

جوڑک اس طرح رہا تھا۔ "یہ" نے کہا۔ "وہ" نے کہا۔ "یہ" نے کہا۔

اسی پشت پر تاریک نگاہیں لگا رہا۔

عمران سے پھر نہیں ملیں، یوں دنِ مستقیمہ یا جس نے تعاقب میں یہاں تک پہنچا تھا۔

۱۰۰ سال وقت پہلے مع میدان میں تھے ہر دور سے جی، لکھے جاسکتے تھے۔

سارے انیس سو پانچویں دہائی میں انھوں نے پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی کے لوگوں کو تعاقب کا شہرہ ہو سکے۔

پانچویں دہائی میں انھوں نے پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی کے لوگوں کو تعاقب کا شہرہ ہو سکے۔

تھے ان کے پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی کے لوگوں کو تعاقب کا شہرہ ہو سکے۔

پانچویں دہائی میں انھوں نے پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی کے لوگوں کو تعاقب کا شہرہ ہو سکے۔

پانچویں دہائی میں انھوں نے پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی کے لوگوں کو تعاقب کا شہرہ ہو سکے۔

پانچویں دہائی میں انھوں نے پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی کے لوگوں کو تعاقب کا شہرہ ہو سکے۔

پانچویں دہائی میں انھوں نے پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی کے لوگوں کو تعاقب کا شہرہ ہو سکے۔

پانچویں دہائی میں انھوں نے پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی کے لوگوں کو تعاقب کا شہرہ ہو سکے۔

پانچویں دہائی میں انھوں نے پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی کے لوگوں کو تعاقب کا شہرہ ہو سکے۔

پانچویں دہائی میں انھوں نے پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی کے لوگوں کو تعاقب کا شہرہ ہو سکے۔

پانچویں دہائی میں انھوں نے پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی کے لوگوں کو تعاقب کا شہرہ ہو سکے۔

پانچویں دہائی میں انھوں نے پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی کے لوگوں کو تعاقب کا شہرہ ہو سکے۔

پانچویں دہائی میں انھوں نے پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی کے لوگوں کو تعاقب کا شہرہ ہو سکے۔

پانچویں دہائی میں انھوں نے پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی کے لوگوں کو تعاقب کا شہرہ ہو سکے۔

پانچویں دہائی میں انھوں نے پانچویں دہائی میں پانچویں دہائی کے لوگوں کو تعاقب کا شہرہ ہو سکے۔

"تو چھ ساتھیں پورے ہو۔" صدر نے بھی یہی قسم کھائی تھی۔

"ہوں۔" ساتھیوں نے یہی قسم کھائی تھی۔ "یہ تو اپنی جگہ ہے۔"

"سب سے پہلے یہ ہے۔" صدر نے کہا۔ "تو غرق ہوا ہے۔"

"بھئی نہیں۔" ساتھیوں نے یہی قسم کھائی تھی۔ "یہ تو اپنی جگہ ہے۔"

"یہ تو اپنی جگہ ہے۔" صدر نے کہا۔ "یہ تو اپنی جگہ ہے۔"

"یہ تو اپنی جگہ ہے۔" صدر نے کہا۔ "یہ تو اپنی جگہ ہے۔"

"یہ تو اپنی جگہ ہے۔" صدر نے کہا۔ "یہ تو اپنی جگہ ہے۔"

"یہ تو اپنی جگہ ہے۔" صدر نے کہا۔ "یہ تو اپنی جگہ ہے۔"

"یہ تو اپنی جگہ ہے۔" صدر نے کہا۔ "یہ تو اپنی جگہ ہے۔"

"یہ تو اپنی جگہ ہے۔" صدر نے کہا۔ "یہ تو اپنی جگہ ہے۔"

"یہ تو اپنی جگہ ہے۔" صدر نے کہا۔ "یہ تو اپنی جگہ ہے۔"

عمران رک بزم۔ سدا آتی تھی وہی ہاتھیں پڑا۔ لہجہ اور جرجر آج آجوں سے گھور رہا تھا۔

"میرا ماموں کی ہے۔" اس نے جھٹکی ہوئی آواز میں کہا۔ "میں جانتا ہوں تم لوگ اس طرح سے کہے ہو۔

ستر کی وی میں بے کھیاں زیادہ صبر۔" وہ یاد آتے ہیں تمہارے ملائی میں قس میں۔" سنا تھا۔"

"چرا اس سے نہیں رہد چھوڑے ن سٹھی سے باقی۔"

"یو بھی جانتا ہے۔"

"اس سے پچھتے ہیں اس میں۔" سنا۔" یہ بھی تھ۔"

"میں میں۔" سنا۔" ماموں کی ہے۔" اس نے کئے لیے اچھے شاموں کو نہیں دیا۔

"چھی بھی جانتا ہے۔" اس نے قس میں قس میں کہتا تھا۔ وہ جانتا تھا۔" سنا تھا۔"

"ہم کی بھی، سنا۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" سنا۔"

"اس سے پچھتے ہیں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔"

کھا تھا۔" سنا۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔"

"اس سے پچھتے ہیں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔"

سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔"

"میں جانتے ہوں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔"

سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔"

سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔"

"اس سے پچھتے ہیں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔"

سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔"

"بلکہ یہ مشورہ تھا۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔"

سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔"

"سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔" میں قس میں۔" سنا۔"

"چھکے ہو سہمہ۔۔۔۔۔ تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟"

"تو نے میں ہوں، تمہیں یہ سب رکھنے کے ہیں اور وہی سب آپ میں رکھنا ہے۔ میں نے سب کچھ لے لیا ہے۔"

وہ عمران کو ایک ایسے کمرے میں لے گئی جس کے میں پہنائیں چادر تھیں۔ وہ نے ایک کونے میں تھیں
سہمہ۔ وہ نے ایک کونے میں تھیں۔ وہ نے ایک کونے میں تھیں۔

"مگر تمہیں علم ہے کہ یہ سب کچھ ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔"

"اے سہمہ، یہ سب کچھ ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔"

"یہ سب کچھ ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔"

"مگر میں نے سب کچھ لے لیا ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔"

وہ نے سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔

وہ نے سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔

وہ نے سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔

وہ نے سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔

وہ نے سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔

"وہ سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔"

"وہ سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔"

وہ نے سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔ وہ نے سہمہ کو دیکھا۔

جوزف کو متوجہ کرنے کے لیے کوئی آدمی یہاں موجود تھا۔۔۔ اپنا کام کر کے چلا گیا ہو گا۔۔۔ مقصد اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ کسی قسم کے جھوٹ کی کہانی ہمارے ذہنوں پر مسلط کی جائے۔

"تب تو پھر جھوٹ ہی۔۔۔" عمران بھرتی ہوئی آواز میں بولا۔

"ہے ما۔۔۔۔۔ ارے باپ رے"۔ جوزف اچھل کر زینے کی طرف بھاگا۔

"اے او جھوٹ کے بچے۔۔۔۔۔ یہ دم کے پیرل۔۔۔۔۔" عمران نے لکھارا۔

لیکن کون سنتا ہے۔

جوزف چھٹا لگیں لگاتا ہوا نکلا چلا گیا۔

www.oneyurdu.com
 پروایکٹیوز پروڈکشن

سب سے بڑا سوال یہ تھا کہ آخر بونا کی اس حرکت کا کیا مقصد تھا؟ لیکن فوری طور پر کسی کا بھی ذہن مقصد تک نہ پہنچ سکا۔

انہوں نے وہ رات بھر وٹوہی اسی عمارت میں گزری تھی۔ بونا کے ساتوں آدمی ان کے خیال کے مطابق اب بھی ان کی قید میں تھے اور عمران اچھی طرح جانتا تھا کہ صرف انہیں ساتوں آدمیوں پر بات ختم نہیں ہو گئی تھی۔ ان کے کچھ ساتھی اور بھی تھے۔ جنہوں نے پچھلی رات جوزف کو تہ خانے کی طرف متوجہ کیا تھا اگر وہ چاہتے تو رات ہی کو ان کی گروہیں بھی اتار سکتے تھے کیونکہ ان میں سے کوئی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی جاگتا نہیں رہ سکتا تھا۔ دن بھر کی جھکنا آ کر کارائیں میند کے بحرہ خار میں لے ہی ڈوبی تھی اور صبح کو آنکھ کھلتے ہی

سب سے پہلے انہوں نے ہاتھ بطور پر باری باری اپنے ساتھیوں کا شمار کیا تھا اور پھر یہ دیکھ کر مطمئن ہو گئے تھے کہ سب موجود ہیں۔

پھر اتفاق سے صفدر جھلکا ہوا قیدیوں کے کمرے میں جا کلا اور تب اس خیال کی تردید ہو گئی تھی کہ وہ ہنوز ان کی قید ہی میں ہوں گے۔ کمرہ خالی نظر آیا تھا۔

"اگر وہ چاہے تو ہمیں قتل کر دیتے" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

اس پر رہاؤ نے قہقہہ لگایا اور دیر تک ہنستا رہا پھر بولا۔ "تم ہونا کو نہیں جانتے۔"

"بگو اس بندہ کرو"۔ عمران کو حوصلہ دیا۔ "تم سے زیادہ جانتا ہوں حتیٰ کہ بونائی لڑکی بھی اتنا نہیں

جانتی۔۔۔ جتنا میں جانتا ہوں۔۔۔ تم دونوں نے یونا کو کب سے نہیں دیکھا۔
 "ظاہر ہے کہ جب تم یونا کے خیمے سے میرے خیمے میں لانے گئے تھے وہاں ہی ملاقات
 تھی۔" مراد نے ہنس کر کہا۔
 وہ اردو پر خوش آمدید

"گو اس ہے" - عمران میز پر ہاتھ رکھ کر، "وہ ملک تم نے چھٹا کوئی ملک دیکھا ہے؟"

"کیا جوزف کے حق کے میں شراب نے تمہیں کچل دیا ہے؟" وہ پوچھنے لگی۔

"میں کہہ رہا ہوں کیا تک دیکھا ہے" عمریت نکلیں نکال کر رہا۔

"ضروری بات ہے۔" جو لپا ہنستی رہی۔ اس کے ساتھ سب ہی ہنستے رہے۔

"اچھا تو سنو، جہاز کا کیٹان پیڑ روی ہونا تھا" - عمر نے کہا اور ایک بیک سٹا میا گیا۔

"نہیں یہ ناممکن ہے۔" درہم لڑوا احتیاجاً جہیز دیا۔

"بھلا۔۔۔۔۔ پیڑ رو۔۔۔۔۔ لڑکی کے داڑھی ہے۔" لڑکی نے کہا۔

"وہو! ارہمی! معنوعی! تھی جو تم دیکھتی رہی تھیں۔"

"ارے نہیں، عمران صاحب"۔ صفدر نے کہا۔

"یقیناً کرہ"

"آپ نے پہلے کبھی نہیں کہا؟"

” اچھا دوستو“۔ عمران اٹھتا ہوا ہوا۔ ”مستعد بھی جلد ہی واضح ہو جائے گا۔ اب میری دانست میں چوہان کو بائی کی جگہ لینی چاہئے اور بقیہ دوسروں کی جگہ لیں گے۔ ایک کمرے میں میک اپ کا معقول سامان موجود ہے۔ جولیا لٹری اور جوزف، تم تینوں اسی عمارت تک محدود ہو گے۔ حتیٰ کہ میں تمہیں بیرونی پر آمدے میں بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔“

وہ پھر سکوت میں گم ہو گئے۔

ہر فرد کچھ نہ کچھ سوچ رہا تھا۔۔

*** ختم شد ***

ہم آرمو پرو خوش آمدید

www.oneurdu.com

پرو ایکٹیوز پروڈکشن